398/02/09/16

اردو نظم میں مناظر فطرت: تحقیق و تجزیہ

نگراں: ڈاکٹر کوثر مظہری

مقالہ نگار: صبیحہ ناہید

شعبہ اردو، فیکلٹی آف ہیومنیٹیز اینڈ لینگویجز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵

تلخیص

پانچ (key words) کلیدی الفاظ : نظم، مثنوی، مرثیہ، مناظر فطرت، اردو

میرے اس مقالے کا عنوان **"اردو نظم میں مناظر فطرت: تحقیق و تجزیہ"** ہے۔ یہ **پروفیسر کوثر مظہری** کے زیر نگرانی مکمل کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان ابواب کے چند ذیلی ابواب بھی قائم کئے گئے ہیں۔ یہ عین ممکن ہے کہ ان میں سے چند ذیلی ابواب کا براہ راست منظر نگاری سے تعلق نہیں ہو، تاہم فطرت کے اصلی خط و خال کو سمجھنے کے لئے ان کا مطالعہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

پہلا باب: مناظر فطرت: تعارف و تعریف

اس کے سات ذیلی ابواب ہیں:

مناظر فطرت: تعارف و تعریف

مناظر فطرت: لغات کی روشنی میں

مناظر فطرت: وسیع معنوں میں

مناظر فطرت میں ربط و تنظیم

مناظر فطرت: قدیم تاریخی پس منظر میں

مناظر فطرت: قرآن کی روشنی میں

مناظر فطرت: کی کمی کے اسباب

دوسرا باب: ابتدائی دور کی نظموں میں مناظر فطرت

تیسرا باب: ''انجمن پنجاب'' کے تحت کہی گئی نظموں میں مناظر فطرت

چوتھا باب: آزادی سے قبل کی نظموں میں مناظر فطرت

پانچواں باب: آزادی کے بعد کی نظموں میں مناظر فطرت: (۱۹۶۰ء کے بعد / ۱۹۸۰ء سے قبل اور ۱۹۸۰ء کے بعد)

میں نے اس مطالعے سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا ہے کہ مناظر فطرت کی کمی نے جہاں اردو شاعری کو خشک اور بے رونق بنا دیا ہے وہیں فطرت کے مظاہر کی اہمیت و افادیت نظر انداز کر دی گئی ہے۔ ایسی صورت حال میں ہمارے مفکرین و شعرا کا رول بڑھ جاتا ہے۔ اردو ادب کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہوا کا رخ بدلنے اور اسے صحیح رخ دینے میں ان کا کتنا اہم رول رہا ہے۔ مناظر فطرت کی کمی یا اس سے روگردانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم بالواسطہ طور پر خدا کی عطا کی ہوئی اس کائنات کے ساتھ بے اعتنائی برت رہے ہیں۔ اس بے اعتنائی کا نتیجہ ہمیں شدید ماحولیاتی بحران کی شکل میں صاف دیکھائی دے رہا ہے۔ آج بھی ادبا' شعرا اور مفکرین اس بات کی طرف اگر توجہ دیں تو اس بحران پر بہت حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔ اور اس روئے زمین کو ویسا ہی پر کشش اور منظر فطرت سے آراستہ و پیراستہ بنایا جاسکتا ہے جیسا کہ خالق کائنات نے ہمیں عطا کیا تھا۔

شعراء حضرات نے مناظر فطرت کو مختلف ادوار میں موضوع کلام بنایا ہے۔ یقیناً ان میں ایک قابل ذکر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے ایسا صرف اپنی ذہنی آسودگی کے لئے نہیں کیا یا انہوں نے صرف فطری مناظر کے عاشق کی حیثیت سے فطرت کو موضوع بحث نہیں بنایا بلکہ انکی نگاہ بینا نے فطرت کی افادیت و اہمیت کو سمجھا تھا۔ وہ اس بات کی واقفیت رکھتے تھے کہ اس کائنات کی فلاح و بہبود اور بقا کی ضامن یہی فطرت ہے۔ جگر مرادآبادی کا یہ شعر میری اس بات کی دلالت کرتا ہے ۔

راز جو سینۂ فطرت میں نہاں ہوتا ہے
سب سے پہلے دل شاعر پہ عیاں ہوتا ہے